السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

پنجاب کے بعض عالم کہتے ہیں کہ دجال کا کچھ وجود نہیں، دجال یہی حاکم ظالم ہیں اور جنت ونار اس کی یہی ریل گاڑی ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے، عیسیٰ موعود میں ہوں، اس واسطے علمائے کے دیندار اہل سنت والجماعت سے استفتاء ہے کہ پنجاب کے اس عالم کے یہ اقوال سچ ہیں یا محض غلط، بیان کرو کہ عوام کا شک وشبہ رفع ودفع ہوجائے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آنحضرت ﷺ سے بارہ تیرہ صحابی وصحابیہ حذیفہ بن اسید الغفاری وابوہریرہ وعمران بن حصین وعبداللہ بن مسعود وانس بن مالک وحذیفہ بن یمان ونواس بن سمعان وابوسعید خدری وابی بکرہ وفاطمہ بنت قیس وعبداللہ بن عمر وابی عبیدة بن الجراح واسماء بنت یزید بن السکن ومغیرہ بن شعبہ (رضی اللہ عنہم) روایت کرتے ہیں کہ قرب قیامت کے دجال ظاہر ہوگا اور شبیہ عبدالعزی بن قطن کے ہوگا کہ یہ مشرکین میں سے گذرا ہے اور وہ مثل ابر کے تمام دنیا میں پھیل جائے گا اور قیام اس کا چالیس دن ہوگا ایک دن مثل برس کے اور ایک دن مہینے بھر کا ہوگا اور ایک دن ہفتہ بھر کا ہوگا باقی دن اپنے حال پر بدستور رہیں گے صحابہ نے عرض کیا کہ برس دن کی نمازکیوں کر ادا ہوگی، آیا ایک دن کی نماز کافی ہوگی، فرمایا نہیں، وقت کا اندازہ کرکے پانچوں نمازیں پڑھتے رہنا اور مشکوٰۃ شریف باب العلامات بین یدی الساعة وذکر الدجال میں دجال کا احوال دیکھنا چاہیے، یہاں ایک دو حدیثیں نقل کی جاتی ہیں اور دجال کے بعد حضرت عیسیٰ اتریں گے اور وہ دجال کو قتل کریں گے اور مشکوٰۃ میں ایک خاص باب نزول عیسٰی علیہ السلام کا منعقد کیا ہے سب احوال عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا اس باب میں دیکھنا چاہیے اور عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا بیان صحیح بخاری ومسلم وغیرہ میں مفصلاً مذکور ہے اور قرآن شریف میں سورہ زخرف سے نازل ہونا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا صاف واضح ہوتا ہے۔ وانہ [1] بدرستیکہ عیسیٰ علیہ السلام لعلم للساعة علم است *مرساعت رایعنی بدوبدانیند کہ نزدیک است قیامت چہ یکے ازعلامات قیامت نزول عیسیٰ علیہ السلام است کہ بعد از تسلط دجال از آسمان برزمین فرود آید، نزدیک منارہ بیضاء درطرف شرقی دمشق وجامہ رنگین پوشیدہ باشد دہر دو کف دست خودرا بربالہائے دو فرشتہ نہادہ ورخسارہ مبارکش عرق کردہ چون سر درپیش افگند قطرات ازرویش ریزان گردد وچون سر بالاکند آن قطرہا بررویٔ دے چون مروارید روان شود، ونفس دے برہر کافر کہ رسد بمیرد دہر جاکہ چشم دے افتد نفس دے برسد پس درطلب دجال رواں گردو، ودرباب لدکہ موضعے است درولایت شام بدو رسد داورا بکشد آنگہ یاجوج ماجوج بیروں آیند وعیسیٰ علیہ السلام بکوہ طور برد مومناں راو آنجا متحصن گردد القصہ چون معلوم شد کہ عیسیٰ علیہ السلام نشانہ قرب قیامت است کذافی التفسیر الحسینی۔*

اور اس آیت کی مفسر حدیثیں صحاح ستہ کی ہیں۔ کمال لایخفی علی الماہر بہذا الفن، پس منکر نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فاسق ہے، بلکہ کافر، کیونکہ صریح نص کا منکر ہے اور تاویل اس کی باطل اور مردود وخلاف سبیل مؤمنین کے ہے۔ ومن [2] یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم۔ الی اخر الایة کا مصداق ہے۔ وانہ [3] لعلم للساعة وان عیسی لعلم للساعة ای شرط من اشراطھا تعلم بہ فسمی الشرط الدال علی الشئ علما لحصول العلم بہ وقرأ ابن عباس لعلم وھو العلامة انتہی مافی التفسیر الکبیر مختصراً وانہ لعلم للساعة یعنی نزولہ من اشراط الساعة تعلم بہ وقرأ ابن عباس وابوہریرہ وقتادہ وانہ لعلم للساعة بفتح اللام والعین ای امارة وعلامة۔ انتہی ما فی معالم التنزیل۔

مشکوۃ کے باب العلامات بین یدی الساعة وذکر الدجال میں ہے، عن النواس بن سمعان رضی اللہ عنہ قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الدجال وقال ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجہ دونکم وان یخرج ولست فیکم فامر حجیج نفسہ واللہ خلیفتی علی کل مسلم انہ شباب قطط عینہ طافیة کانی اشبھہ بعبد العزی بن قطن فمن ادرکہ منکم فلیقرأ علیہ فواتح سورة الکھف وفی روایة فلیقرء علیہ بفواتح سورة الکھف فانھا جوارکم من فتنتہ انہ خارج خلة بین الشام والعراق فعاث یمینا وعاث شمالا یا عباد اللہ فاثبتوا قلنا یا رسول اللہ وما لبثہ فی الارض قال اربعون یوما یوم کسنة ویوم کشھر ویوم کجمعة وسائر ایامہ کایامکم قلنا یا رسول اللہ فذلک الیوم الذی کسنة ایکفینا فیہ صلوة یوم قال لا اقدروا لہ قدرہ قلنا یا رسول اللہ وما اسراعہ فی الارض قال کالغیث استدبرتہ الریح فیاتی علی القوم فیدعوھم فیؤمنون بہ فیأمر السماء فتمطر والارض فتنبت فتروح علیھم سارحتھم اطول ما کانت ذری واسبغہ ضروعا وامدہ خواصر ثم یاتی القوم فیدعوھم فیردون علیہ قولہ فینصرف عنھم فیصبحون ممحلین لیس بایدیھم شئ من اموالھم ویمر بالخربة فیقول لھا اخرجی کنوزک فتتبعہ کنوزھا کیعاسیب النحل ثم یدعو رجلا ممتلیا شابا فیضربہ بالسیف فیقطعہ جزلتین رمیة الغرض ثم یدعوہ فیقبل ویتھلل وجھہ یضحک فبینما ھو کذلک اذ بعث اللہ المسیح بن مریم فینزل عند المنارة البیضاء شرقی دمشق بین مھزودتین واضعا کفیہ علی اجنحة ملکین اذا طاطأ راسہ قطر واذا رفعہ تحدر منہ مثل جمان اللؤلؤ فلا یحل لکافر یجد من ریح نفسہ الامات ونفسہ ینتھی حیث ینتھی طرفہ فیطلبہ حتی یدرکہ بباب لد فیقتلہ ثم یاتی عیسی قوم قد عصمھم اللہ منہ فیمسح عن وجوھھم ویحدثھم بدرجاتھم فی الجنة فبینما ھو کذلک اذ اوحی اللہ الی عیسی انی قد اخرجت عبادا لی لا یدان لاحد بقتالھم فحرز عبادی الی الطور فیبعث اللہ یاجوج ماجوج وھم من کل حدب ینسلون فیمر اوائلھم علی بحیرة طبریة فیشربون ما فیھا ویمر اخرھم فیقول لقد کان بھذہ مرة ماء ثم یسیرون حتی ینتھوا الی جبل الخمر وھو جبل بیت المقدس فیقولون لقد قتلنا من فی الارض ھلم فلنقتلن من فی السماء فیرمون بنشابھم الی السماء فیرد اللہ علیھم نشابھم مخضوبة دما ویحصر نبی اللہ واصحابہ حتی یکون راس الثور لاحدھم خیرا من مائة دینار لاحدکم الیوم فیرغب نبی اللہ عیسی واصحابہ فیرسل اللہ علیھم النغف فی رقابھم فیصبحون فرسی کموت نفس واحدة ثم یھبط نبی اللہ عیسی واصحابہ الی الارض فلا یجدون فی الارض موضع شبر الاملأہ زھمھم ونتنھم فیرغب نبی اللہ عیسی واصحابہ الی اللہ فیرسل اللہ طیرا کاعناق البخت فتحملھم فتطرحھم حیث شاء اللہ وفی روایة تطرحھم بالنھبل ویستوقد المسلمون من قسیھم ونشابھم وجعابھم سبع سنین ثم یرسل اللہ مطرا لا یکن منہ بیت مدر ولا وبر فیغسل الارض حتی یترکھا کالزلفة ثم یقال للارض انبتی ثمرتک وردی برکتک فیومئذ تاکل العصابة من الرمانة ویستظلون بقحفھا ویبارک فی الرسل حتی ان اللقحة من الابل لتکفی الفئام من الناس واللقحة من البقر لتکفی القبیلة من الناس واللقحة من الغنم لتکفی الفخذ من الناس فبینما ھم کذلک اذ بعث اللہ ریحا طیبة فتاخذھم تحت اباطھم فتقبض روح کل مؤمن وکل مسلم ویبقی شرار الناس یتھارجون فیھا تھارج الحمر فعلیھم تقوم الساعة رواہ مسلم الا الروایة الثانیة وھی قولہ تطرحھم بالنھبل الی قولہ سبع سنین رواہ الترمذی۔

حضرت نواس بن سمعان ؓ کہتے ہیں، کہ آنحضرت ﷺ نے دجال کا ذکر کیا، پس فرمایا اگر وہ میری موجودگی میں ظاہر ہوا تو تم سب کی طرف سے میں اس سے جھگڑوں گا۔ اگر میرے بعد نکلا تو ہر ایک شخص خود اس سے جھگڑے گا اور اللہ میرا خلیفہ ہے، ہر مسلمان پر، وہ دجال جوان ہوگا، گھونگر والے بال والا، اس کی آنکھیں نکلی ہوئی ہوگی، یعنی کانا ہوگا، بس ایسا ہوگا، جیسے عبدالعزی بن قطن کو جانتے ہو، سو جو اس کو پاوے تو اس پر سورہ کہف کی ابتدائی

آیتیں ضرور پڑھ لے، کیونکہ وہ اس کے فتنہ سے اس کو بچائیں گی، وہ شام اور عراق کے درمیان میں سے نکلنے والا ہے اور داہنے بائیں (کیا بلکہ ہر طرف) دوڑنے والا ہے۔ سوائے اللہ کے بندو ثابت رہنا، ہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ زمین میں کس قدر ٹھہرا رہے گا، فرمایا چالیس دن ایک دن ایک سال بھر کا، ایک دن مہینہ بھر کا، ایک دن ہفتہ بھر کا اور باقی دن یہ تمہارے معمول دن ہوں گے، ہم نے عرض کیا، یا حضرت تو اس سال بھر کے دن میں ایک دن کی نماز ہم کو کافی ہوگی یا نہ، فرمایا نہیں، ان معمولی دنوں کے اندازے سے پڑھتے رہنا اور مہینے اور ہفتے بھر کا دن بھی اسی قیام پر، ہم نے پوچھا، حضرت اس کا جلد جلد پھرنا زمین میں کیسا ہوگا، فرمایا جیسے ہوا ابر کو پھیلاتی ہے۔ سو وہ دجال ایک قوم کے پاس آئے گا اور ان کو اپنے دین کی طرف بلائے گا، وہ ان کا کہنا مان لیں گے، تو آسمان کو حکم کرے گا، خوب بارش ہوگا اور زمین میں سبزی خوب اُگے گی اور ان کے مویشی کھا کھا کر خوب پلیں گے، اور دودھیلے ہوں گے اور ایک قوم کے پاس آئے گا ان کو بھی اپنی طرف بلائے گا، وہ ان کا کہنا نہ مانیں گے، وہاں سے چلا آئے گا اور وہاں بارش بند ہوجائے گا اور وہ لوگ نہایت مفلس ہوجائیں گے، پاس کچھ بھی تو نہ رہے گا اور کھنڈرات میں جائے گا اس کو کہے گا اپنے سب خزانے نکال تو سب کے سب دفینے نکل کر اس کے ساتھ شہد کی مکھیوں کی طرح ہولیں گے اور پھر ایک جوان کو بلاوے گا اور پھر اس کو تلوار سے مار کر دو ٹکڑے کر دے گا اور ادھر ادھر نشانے کی طرح پھینک دے گا اور پھر اس کو بلا کر دوبارہ مارے گا اور وہ شخص منہ چمکتا ہوا ہنسے گا، سو دجال اسی اوج موج میں ہوگا کہ اتنے میں اللہ تعالیٰ مسیح عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو (آسمان سے) اتارے گا، سو وہ دو رنگین کپڑے پہنے ہوئے دمشق کے مشرقی سفید منارہ پر اتریں گے، دو فرشتوں کے بازؤوں پر ہاتھ رکھے ہوئے سر کو جھکالیں گے، تو پسینے کے قطرے گریں گے اور جب سر اٹھاویں گے تو موتیوں کے سے قطرے اتریں گے سو جن کافر کو ان کے سانس کی بو پہنچے گی، بس مر ہی جائے گا اور جہاں تک ان کی نظر پہنچے گی وہیں تک ان کا سانس پہنچے گا، سو اس کو باب لدٗ پر پا کر مار ڈالیں گے، فقط۔

یہ ترجمہ ہم نے نواس بن سمعان کی حدیث کا بقدر ضرورت کیا ہے، سو سائل کو ثبوت خروج دجال اعور حقیقی لعنہ اللہ اور نزول حضرت عیسیٰ مسیح ابن مریم علیہما السلام میں کافی وافی شافی ہے جس کی تفصیل درکار ہو، مشکوٰۃ شریف میں پورے باب کو تحقیق کی نظر سے دیکھ لے، یہی خلاصہ صحاح ستہ وغیرہ کتب حدیث کا ہے، اگر کوئی نہ مانے تو اس کو اختیار ہے اور وہ بعض عالم پنجاب کے جو اس کے خلاف کے قائل ہیں وہ نادان، جاہل و پاگل اور کاذب ہیں، بلکہ اہل علم کے زمرے کی بو سے بھی بے نصیب اور محروم ہیں اور منجملہ فرق اہل الحاد ہیں۔ نعوذ باللہ من شرہ۔ حررہ ابو اسمٰعیل یوسف حسین الخانفوری عفی عنہ۔

وانہ لعلم للساعۃ، اور بے شک عیسیٰ علیہ السلام خبر دینے والے ہیں قیامت کی، یعنی ان کا اترنا آسمان سے ایک نشانی ہے قیامت کی، دجال کے پیدا ہونے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام آویں گے اور دجال کو قتل کریں گے، پھر یاجوج ماجوج پیدا ہو کر سارے عالم کو خراب کریں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام مومنوں کو لے کر کوہ طور پر جا کر چھپیں گے، غرضکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نشانی ہیں قیامت کی، تمام ہوئی عبارت شاہ عبدالقادر دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی، پس پنجاب کا وہ عالم بلاشبہ نصوص مذکورہ بالا کا منکر ملحد ہے، بلکہ کافر کما ہ یغفی علی الماھر بالشریعۃ الغراء حررہ خادم العلماء الطاف حسین فاضلپوری۔

فی الواقع جواب اوّل و دوم بلاریب صحیح ہے، کیونکہ قریب قیامت کے ظاہر ہونا دجال کا، بعد اس کے اترنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اور قتل کرنا دجال کا برحق ہے اور منکر اس کا ضال و مضل و ملحد و بددین اور مخالف اجماع مسلمین کے ہے، چنانچہ کتب صحاح ستہ و دیگر کتب سیر اس پر شاہد عدل ہیں اور تاویل مرزا قادیانی اور اس کے حواری کی نزدیک اہل حق کے باطل و مردود ہے۔ سید محمد نذیر حسین۔

اور وہ یعنی عیسیٰ علیہ السلام قیامت کی نشانی ہیں، آپ کے نازل ہونے سے قیامت کے وقت کا قرب معلوم ہوجائے گا عبداللہ بن عباس ''العلم'' کو مبالغہ کے لیے بفتحتین پڑھتے تھے، کمالین میں ایسا ہی منقول ہے۔ [1]

جو آدمی ہدایت واضح ہوجانے کے بعد بھی رسول کی نافرمانی کرے اور ایمانداروں کی راہ چھوڑ کر کوئی اور راہ اختیار کرے تو ہم اس کو جدھر جاتا ہے جانے دیں گے اور بالآخر اس کو جہنم میں ڈال دیں گے۔ [2]

اور وہ قیامت کا ایک نشان ہیں یعنی عیسیٰ علیہ السلام قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہیں۔ ان کے آنے سے قیامت کا وقت قریب ہونا معلوم ہوجائے گا، شرط وال علی الشیٔ کو علم سے تعبیر کیا، کیونکہ ان کے آنے سے قیامت کا علم ہوجائے گا۔ تفسیر کبیر کا خلاصہ ختم ہوا۔ عیسیٰ علیہ السلام کا نزول قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اس کو ''علم'' پڑھا ہے جس کے معنی نشانی ہیں۔ عبداللہ بن عباس، ابوہریرہ، قتادہ وغیرہ نے اس کو ''علم'' پڑھا ہے، جس کے معنی علامت اور نشانی ہے۔ [3]

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

جلد02